صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 11 نومبر 2014 ء بمطابق 17 محرم الحرام 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چھتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا لَقِيتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُواْ وَاذۡكُرُواْ اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَO وَأَطِيعُواْ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَـٰزَعُواْ فَتَفۡشَلُواْ وَتَذۡهَبَ رِيحُكُمۡ ۖ وَاصۡبِرُوٓاْ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّـٰبِرِينَ۔

(ترجمہ): مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔ اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی مشتاق صاحب، مشتاق غنی۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر صاحب! خیر پور میں بڑا شدید ایکسیڈنٹ ہوا اور بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں، ہمیں افسوس ہے، ہم گورنمنٹ کی طرف سے سوگوار خاندانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور صوبائی گورنمنٹ صبح سے پوری طرح سندھ گورنمنٹ کے ساتھ رابطے میں تھی، ڈیڈ باڈیز کو لانے کیلئے پورے انتظامات کئے جارہے ہیں، ان سب لوگوں کا تعلق سوات ضلع سے ہے اور ان شاءاللہ حکومت ڈیڈ باڈیز کو لانے میں اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کریگی اور ان کے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ میری دعا، میری گزارش ہے کہ ان کیلئے فاتحہ کریں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب، ان کیلئے دعا کرلیں۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! 'اے وی ٹی خیبر' کے اقبال صاحب وفات پاچکے ہیں، ان کی بڑی خدمات ہیں تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ ان کے ایصال ثواب کیلئے بھی دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: بالکل، یہ ایک بہت افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور اچھا کیا کہ آپ نے اس کے اوپر اپنی بات کی ہے، میں ایک اور مسئلے کی طرف بھی تمام معزز اراکین کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ جو ہمارے اپوزیشن کے بھائی بائیکاٹ پہ ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ باقاعدہ اجلاس میں آیا کریں کیونکہ یہاں بات ہوتی ہے، ان کا جو بھی نقطہ نظر ہو اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔ اس کیلئے میں ایک کمیٹی اناؤنس کرتا ہوں جو شہرام خان، عنایت خان، ہمارے امتیاز شاہد صاحب، مشتاق غنی اور مظفر سید صاحب، تو یہ لوگ ان کو باقاعدہ ملیں، ان کی بات سنیں اور ان کے ساتھ باقاعدہ میٹنگ کریں تاکہ وہ باقاعدہ اجلاس میں شریک ہوں۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: آپ کا شکریہ۔ سر! میں، 'کورٹ رادھا کشن' پنجاب میں جہاں پہ ایک مسیح جوڑے کو زندہ جلایا گیا ہے، میں اپنی طرف سے، اپنی گورنمنٹ کی طرف سے اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور پنجاب حکومت سے اور فیڈرل گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ ان کو پکڑ کر سخت سے سخت سزا دی جائے۔ اس کے بعد پنجاب میں ایک اور واقعہ جو جوتوں کے بیک سائڈ پہ صلیب کا نشان بنایا گیا ہے، میں اس کی بھی پرزور مذمت کرتا ہوں، پنجاب حکومت اور فیڈرل گورنمنٹ کو کہتا ہوں کہ جو مسیحی برادری ہے، ہماری مینارٹی ہے، اس کے ساتھ یا دوسری مینارٹیز کے ساتھ پنجاب میں جو ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے، اس ظلم اور زیادتی کو بند کیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: 'Questions Hour': Question No. 1872, Malik Noor Salim. Not present, it lapses. Question No. 1873, Mufti Said Janan. Not present, it lapses. Question No. 1874, Mufti Said Janan. Not present, it lapses. Question No. 1875, Mufti Said Janan. Not present, it lapses. Question No. 1913, Mufti Said Janan. Not present, it lapses. Question No. 1898, Abdul Karim Khan. Not present, it lapses. Question No. 1953, Bakht Baidar Khan. Not present, it lapses. Question No. 1918, Maulana Mufti Fazal Ghafoor. Not present, it lapses. Question No. 1971, Meraj Humayun. Not present, it lapses. Question No. 1972, Madam Meraj Humayun. Not present, it lapses. Question No. 1973, Madam Meraj Humayun. Not present, it lapses. Question No. 1980, Madam Meraj Humayun. Not present, it lapses. Question No. 1981, Madam Meraj Humayun. Not present, it lapses. Question No. 1991, Saradr Aurangzeb Nalotha. Not present, it lapses. Item No. 3-----

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر! دا یو پاتې شو، په دې باندې زه یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: سب Lapse ہو گئے، Lapsed ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: دا 1992 تا سو او نه وئیلو۔

جناب سپیکر: نہیں، بس اب Lapse ہو گئے، سارے میں نے Lapse کر دیئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جی تا سو 1991 پورې او کړل، دا 1992 تا سو نه دے Lapse کړے، په دې باندې زه یو دوه خبرې کول غواړم۔

جناب سپیکر: جی جی، 92 اؤ، 1992، سردار اورنگزیب نلوتھا۔

جناب مظفر سید(وزیر خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، یہ چونکہ Lapse ہو گیا، میں نے Lapse کر دیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: دا نه وو کوم چې Lapse شوے دے، Lapse شوے نه دے، 1992 نه دے Lapse شوے۔ لږه ټيکنيکل غلطی ده، دهغې لږ دغه اوکړو جی۔ په دیکښې سپیکر صاحب! جی-----

جناب سپیکر: یہ منسٹر فنانس اس پہ بات کریں، مطلب یہ Lapse ہو گیا ہے نا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: نه جی، په دیکښې نه دے جی دا Lapse-----

جناب مظفر سید(وزیر خزانہ): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: چلو آپ بات کر لیں لیکن Lapse ہو گیا، چلو بات کر لیں آپ۔

وزیر خزانہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اس میں خیبر بینک کے حوالے سے جو بات آئی ہے، اس پہ میں اسی فلور آف دی ہاؤس اس پہ Fresh inquiry conduct کرتا ہوں اور اس کی ساری تفصیلات اور ساری جو چیزیں ہیں، وہ ان شاءاللہ وہ یہاں آئیں گی، تو میں اس سوال پہ، اس کی پوری ڈیٹیل پہ میں نے Inquiry conduct کرنے کی ہدایت کی ہے تو اس پہ ڈیپارٹمنٹل انکوائری ہو جائے گی اور ان شاءاللہ سارے حقائق سامنے آجائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1872 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ غزنی خیل لکی مروت میں سرکاری ریسٹ ہاؤس موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ریسٹ ہاؤس کس کے قبضے میں ہے، اور گزشتہ ایک سال کے دوران مذکورہ ریسٹ ہاؤس میں کس کس نے رہائش اختیار کی ہے، نیز مذکورہ ریسٹ ہاؤس میں بجلی اور گیس کے بلوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ ریسٹ ہاؤس 'غزنی خیل' سالانہ لیز پر جناب ہمایون سیف اللہ خان کو برائے عرصہ تین سال از 21/10/2002 تا 13/8/2005 مبلغ -/36000 روپے سالانہ کرایہ پر دیا گیا تھا اور کرایہ میں ہر سال 10% اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اسی لیز کو جاری رکھتے ہوئے پھر تین سال کیلئے 10% فیصد سالانہ کے حساب سے از مورخہ 14/8/2005 تا 13/8/2008 تک دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ہر سال کرایہ میں اضافہ کر کے لیز پر دیا جاتا رہا ہے موجودہ سال از 14/8/2013 تا 13/8/2014 کا اقرار نامہ بحساب 15% سالانہ کے حساب سے مبلغ -/137000 روپے پر دیا گیا ہے مذکورہ رقم یکمشت ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈ میں جمع کی گئی ہے۔ نیز مذکورہ ریسٹ ہاؤس کی مرمت و یوٹیلٹی بلز وغیرہ کی ذمہ داری لیز ہولڈر پر ہے جو کہ کونسل کے عین مفاد میں ہے۔

1873 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر آبادکاری و بحالی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 'پارسا' نے اڑھائی ارب کی خطیر رقم سے 122 سکولوں کے بجائے 27 سکولز تعمیر کئے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ دہشت گردی سے متاثرہ سوات کے 84، بونیر کے 13، دیر لوئر 20، اپر دیر کے 5 سکولوں کی تعمیر بھی ہونی تھی;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) 'پارسا' نے کتنے سکولز کہاں کہاں تعمیر کئے، آیا طے شدہ معاہدے کے تحت تمام سکولز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اگر نہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہے;

(ii) حکومت نے اس بارے میں کیا اقدامات کئے ہیں، آیا جو سکولز تعمیر ہوئے ہیں ان کا تعمیراتی کام معیاری ہے اگر نہیں تو کیوں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں۔ 'پارسا' اڑھائی ارب کی خطیر رقم سے 122 سکولوں کی تعمیر نو کر رہا ہے اور اب تک 89 سکولوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، 122 سکولوں کی تعمیر نو امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) کے تعاون سے ہونی ہے جس میں سے تاحال 89 سکولوں کا تعمیراتی کام مکمل

کرلیا گیا ہے، ان مکمل شدہ سکولوں میں سوات میں 63، بونیر میں 11 اور دیر پائیں میں 15 سکولز شامل ہیں جبکہ 33 سکولز دسمبر 2014 تک مکمل کرلئے جائیں گے۔

(ب) جی نہیں۔ دہشت گردی سے متاثرہ سوات کے 84، بونیر کے 13، دیر لوئر 23 اور اپر دیر کے 2 سکولوں کی تعمیر ہو رہی ہے۔

(ج) (i) 'پارسا' نے تاحال 89 سکولوں کا تعمیراتی کام مکمل کرلیا گیا ہے، مکمل شدہ ان سکولوں میں سوات میں 63، بونیر میں 11 اور دیر پائیں میں 15 سکولز شامل ہیں۔

(ii) اس سلسلے میں امدادی ادارے (یو ایس ایڈ) نے مانیٹرنگ کیلئے کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کی ہیں جو کہ تعمیراتی کاموں کا ہر مرحلے پر جائزہ لیتے ہیں اور اب تک مکمل کیا گیا تمام تعمیراتی کام معیار کے مطابق ہے۔

1874 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال صوبے کے دیگر چند اضلاع کی طرح ضلع ہنگو کو بھی گیس رائیلٹی کی رقم ملی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ PK-43 کو چھوڑ کر یہ رقم حلقہ PK-42 پر صرف کی جارہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع ہنگو کو گیس رائلٹی کی کتنی رقم دی گئی، اس میں تحصیل ٹل کا کتنا حصہ بنتا ہے؛

(ii) حلقہ PK-43 کے عوام کی حق تلفی نہیں کی جارہی، مذکورہ رقم کہاں اور کس پر صرف کی جارہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) فنانس ڈیپارٹمنٹ آئل اینڈ گیس رائلٹی کے فنڈز گیس پیدا کرنے والے اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو جاری کرتا ہے، ڈپٹی کمشنرز وضع کئے گئے طریقہ کار کے مطابق اس کو ضلع کی تحصیلوں میں تقسیم کرتا ہے۔

(ج) (i) ضلع ہنگو کو 2012-13 میں آئل اینڈ گیس رائلٹی کی مد میں ذیل رقم جاری کی گئی:

Fresh Releases 5% 2012-13=Rs 82.865 (M)
Revival (2011-12)=Rs.1.789 (M)
Total=Rs. 84.654 (M)

مندرجہ بالا رقم ڈپٹی کمشنر ہنگو کو ترقیاتی کاموں کیلئے ریلیز کی گئی، فارمولا کے مطابق آئل اینڈ گیس رائلٹی فنڈ کا 50% اس تحصیل پر استعمال کیا جاتا ہے جہاں کنواں واقع ہو جبکہ 50% ضلع کی باقی تحصیلوں میں ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ یہ فارمولا متعلقہ ڈپٹی کمشنر اور ایم پی ایز کے پاس موجود ہے جس کی بنیاد پر DDC کے فورم پر ڈپٹی کمشنر اور ایم پی ایز کی مشاورت سے شناخت شدہ سکیموں کی منظوری دی جاتی ہے جبکہ ضلع ہنگو کا اضافی پانچ فیصد (Rs.82.865 million) آئل اینڈ گیس رائلٹی فنڈ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر ضلع ہنگو میں رائیسان کے مقام پر کالج کی تعمیر کیلئے مختص کیا گیا۔ تحصیل ٹل کے حصے کے متعلق معلومات متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

1875 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گذشتہ دو سالوں میں سول ڈیفنس کے مختلف دفاتر میں جو ملازمین بھرتی ہوئے ہیں ان کا تعلق دوسرے اضلاع سے ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ ضلع کے اہل افراد کو چھوڑ کر دوسرے ضلع کے لوگوں کو بھرتی کرنا خلاف قانون ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع ہنگو کے اہل افراد کو چھوڑ کر دوسرے اضلاع کے لوگوں کو کیوں بھرتی کیا گیا ہے، نیز بھرتی شدہ افراد کے نام، گریڈ اور ضلع وائز تفصیل بتائی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔ صرف تین امیدواروں کا تعلق دوسرے اضلاع سے ہے صرف کلاس فور کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ متعلقہ ضلع سے ہو باقی کیلئے مقامی ہونا ضروری نہیں۔

(ب) جی نہیں۔ ان پوسٹوں کا باقاعدہ اشتہار دیا گیا اور محکمانہ چناؤ کمیٹی (DSC) کے ذریعے ان کا چناؤ کیا گیا اور یہ متعلقہ ریجن سے لئے گئے ہیں اور یہ بھرتیاں قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی ہیں، متعلقہ رولز ایوان کو فراہم کئے گئے۔

(ج) متعلقہ فہرست ایوان کو فراہم کی گئی، نیز ضلع ہنگو میں جس بندے کو بھرتی کیا گیا وہ اسی ریجن سے تعلق رکھتا ہے اور اس نے دوسرے امیدوار کے مقابلے میں زیادہ اور اہم کورسز کئے ہیں۔

1913 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت میں گذشتہ پانچ سالوں کے دوران مختلف اضلاع میں مختلف پوسٹوں پر افراد بھرتی کئے گئے ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع ہنگو، کوہاٹ، کرک، بنوں، ٹانک، ڈی آئی خان، نوشہرہ، پشاور، صوابی اور مردان میں تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، عہدہ، مقام بھرتی، اخباری اشتہار کی کاپی اور ٹیسٹ وانٹرویو کی لسٹ ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز مذکورہ ٹیسٹ انٹرویوز میں شامل ناکام امیدواروں کے نام پتے اور وجہ ناکامی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ زراعت کے درج ذیل ڈائریکٹریٹس میں مختلف اضلاع میں مختلف پوسٹوں پر افراد بھرتی کئے گئے ہیں۔

1۔زراعت توسیع۔2۔کراپ رپورٹنگ سروسز۔

3۔زراعت تحقیق۔4۔امور حیوانات تحقیق۔

5۔تحفظ اراضیات۔6۔ایگریکلچرل انجینئرنگ۔

7۔امداد باہمی۔8۔امور حیوانات توسیع۔

9۔آن فارم واٹر مینجمنٹ۔

(ب) محکمہ زراعت کے درج ذیل ڈائریکٹریٹس میں دیئے گئے اضلاع میں بھرتی شدہ افراد کے نام، عہدہ، مقام بھرتی، اخباری اشتہار کی کاپی ٹیسٹ اور انٹرویو لسٹ دیئے گئے منسلکوں پر لف ہے۔

1۔زراعت توسیع (منسلکہ "الف") 2۔کراپ رپوٹنگ سروسز (منسلکہ "ب")

3۔زراعت تحقیق (منسلکہ "ج") 4۔امور حیوانات تحقیق (منسلکہ "د")

5۔تحفظ اراضیات (منسلکہ "ر") 6۔ایگریکلچرل انجینئرنگ (منسلکہ "س")

7۔امداد باہمی (منسلکہ "ص") 8۔امورہ حیوانات توسیع (منسلکہ "م")

9۔آن فارم واٹر مینجمٹ منسلکہ "ن")

درج بالا منسلک شدہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں جبکہ اخباری اشتہار کی فراہم کردہ کاپی بھی ملاحظہ کی گئی۔

1898 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) میں ضلع صوابی میں پیہور Extension کے نام سے سکیم منظور ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سکیم سے کل کتنی زمین سیراب ہوگی، اس میں کون کون سے علاقے شامل ہیں تفصیل بتائی جائے؛

(ii) حکومت کب سے مذکورہ سکیم پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز ڈسچارج کی تفصیل علیحدہ فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ 14-2013 میں پیہور ہائی لیول Extension کے نام سے سکیم منظور ہوئی ہے جو کہ مذکورہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے نمبر شمار 492 پر موجود ہے۔

(ب) (i) سکیم مذکورہ سے کل 25105 ایکٹر زمین سیراب ہوگی اور اس سے پیہور ہائی لیول کینال کے دائیں جانب جھنڈہ بوقہ نزد گندف ٹنل آؤٹ لٹ اور میرہ برانچ واندس امبار برانچ کے درمیان زمینیں سیراب ہونگی۔

(ii) پیہور ہائی لیول کینال کے توسیعی منصوبے کیلئے فزیبلیٹی سٹڈی سال 13-2012 میں مکمل کی گئی تھی۔ سکیم کی تعمیر سے پہلے تفصیلی ڈیزائن تیار کیا جائے گا، صوبائی حکومت نے منصوبے کا تفصیلی ڈیزائن اور تعمیر کیلئے ایشین ڈویلپمنٹ بنک کو سکیم ارسال کی ہے، تفصیلی ڈیزائن کیلئے صوبائی اے ڈی پی برائے سال-2014 15 میں 53.86 ملین روپے مختص ہیں۔ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے اس منصوبے کا پی سی۔ون بنانے کیلئے کنسلٹنٹس مقرر کردیئے ہیں اور ان شاء اللہ ایک سال کی مدت میں منصوبے کا پی سی۔ون تیار ہو جائے گا۔ ڈسچارج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ جھنڈہ بوقہ کا ڈسچارج 25.27 کیوسک ہے۔ 2۔انڈس امبار کیلئے ڈسچارج 164.86 کیوسک ہے جبکہ کل ڈسچارج 190.13 کیوسک ہے۔

1953 _ جناب بخت بیدار: کیاوزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے پختونخواہاؤس اسلام آباد میں مختلف میٹنگز کاانعقاد کیاہے;

(ب)اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت کے قیام سے لیکر تاحال پختونخواہاؤس اسلام آباد میں کتنی میٹنگز منعقد کی گئی ہیں،ان کے مقاصد اور نکلنے والے نتائج کی تفصیل بتائی جائے;

(ii) مذکورہ میٹنگز میں جن وزراء،افسران ودیگراشخاص نے شرکت کی ان کے نام عہدے کی تفصیل نیزان میٹنگز پر آنے والے اخراجات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں۔ موجودہ حکومت کے قیام سے لیکر تاحال پختونخواہاؤس اسلام آباد میں کل 59 میٹنگز منعقد کی گئی ہیں۔(تفصیل لف 'الف' ہے) جہاں تک ان میٹنگز سے مقاصد کا تعلق ہے تو تمام میٹنگز صوبے کی بہبود اور ریفارم ایجنڈا پر عمل درآمد کرنے کیلئے کی گیئں۔ میٹنگز کے مقاصد اور نکلنے والے نتائج کی تفصیل کیلئے متعلقہ محکموں کو مراسلہ لکھ دیا گیاہے۔

(ب) معلومات موصول ہوتے ہی ایوان کو فراہم کردی جائیں گی۔ نیزان میٹنگز میں جن وزراء،افسران اور دیگر شخصیات نے شرکت کی انکے نام اور عہدے کی تفصیل نیزان میٹنگز پر آنے والے اخراجات کی تفصیل بھی متعلقہ محکموں کے پاس ہیں جس کیلئے متعلقہ محکموں کو مراسلہ ارسال کر دیا گیاہے۔ معلومات موصول ہوتے ہی ایوان کو آگاہ کر دیا جائے گا، جبکہ پختونخواہاؤس اسلام آباد کی انتظامیہ صرف خدمات مہیا کرتی ہے۔

Detail of meetings held in Pakhtunkhwa House Islamabad:

S. No.	Meeting date	Department
01	26/06/13	Chief Secretary
02	19/06/13	Minister Information Department
03	30/06/13	Speaker, KPK
04	05/07/13	Chief Minister's Secretariat
05	07/07/13	Finance Department
06	09/07/13	DFID Meeting with P&D
07	09/07/13	World Bank meeting with P&D

08	13/07/13	CM meeting with Turkish Delegation
09	13/07/13	CM meeting with MNAs
10	14/07/13	Health Department
11	25/07/13 to27/07/13	Elementary & Secondary Education Department
12	26/07/13	Social welfare Department
13	02/08/13	CM meeting with Chinese delegation
14	03/08/13	Education Department working group meeting
15	03/08/13	Local Govt. working group meeting
16	22/08/13	C&W department
17	23/08/13	Local Govt. department
18	29/08/13	Home & T.A department
19	08/09/13	Chief Minister's Secretariat
20	08/09/13	P&D Department
21	06/09/13	P&D meeting with the Chief Economist
22	13/09/13	P&D Department
23	24/09/13	P&D Department
24	27/09/13	Minister Industries meeting with worker Welfare Board
25	10/10/13	Senior Minister Irrigation Department meeting
26	28/11/13	Chief Secretary
27	09/11/13	Chief Secretary meeting with USAID
28	10/11/13	Senior Minister Irrigation Energy and Power meeting
29	11/11/13	Speaker KPK meeting with Chinese delegation
30	18/11/13	Chairman PTI & Maulana Sami ul Haq
31	21/11/13	Elementary & Secondary Education Department
32	26/11/13	P&D Department
33	26/11/13	P&D Department
34	28/11/13	CM, Speaker, (NA) & Chaudri Nisar
35	05/12/13	PTI meeting with all parliamentarian
36	06/12/13	P & D Department
37	09/12/13	Elementary & Secondary Education

38	12/12/13	PTI Chairman with 35 persons
39	14/12/13	UAE Delegation Interview with TV Channel
40	04/01/14	PTI meeting with All Parliamentarian
41	08/01/14	P&D Department
42	18/01/14	Elementary & Secondary Education Department
43	27/01/14	PTI Chairman with 35 persons
44	13/02/14	Provincial Housing Authority
45	14/02/14	Taleban Committee
46	28/02/14	FATA Secretariat
47	05/03/14	E&A Department
48	12/03/14	Environmental Department
49	13/03/14	CM Secretariat
50	15/03/14	Finance Department
51	15/03/14	CM meeting with Govt. Parliamentarian Group
52	19/03/14	Health Department
53	20/03/14	Health Department
54	21/03/14	Health Department
55	22/03/14	Chief Minister's Secretariat
56	22/03/14	World Bank with the CM, P&D Department
57	27/03/14	Energy & Power Department
58	30/03/14	Speaker, KPK & Minister Information meeting with the youth
59	31/03/14	P&D Department

1915 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مالی سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی میں آبپاشی سے وابستہ کئی مدات میں ایک خطیر رقم رکھی تھی;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے کے مختلف حلقوں میں مذکورہ رقم تقسیم کی جاچکی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کن کن حلقوں کو کتنا کتنا فنڈ دیا گیا ہے اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) 14-2013 کی اے ڈی پی کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف حلقوں کو ترقیاتی منصوبوں کی مد میں جو رقم مختص ہوئی ہے، اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

1916 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر برائے امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پراونشل ڈیزاسٹر منیجمٹ میں دسمبر 2013ء میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں ہوئی ہیں جبکہ محکمہ ہذا نے بعض ملازمین کو ملازمت سے فارغ کر دیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ، عہدہ کی تفصیل اور بھرتی کیلئے دیئے گئے اشتہار کی فوٹو کاپیاں فراہم کی جائیں، نیز ملازمت سے فارغ کئے گئے ملازمین کے نام، پتہ اور عہدہ کی تفصیل اور ملازمت سے فارغ کرنے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں، دسمبر 2013ء میں پی ڈی ایم اے میں کوئی نئی بھرتیاں نہیں ہوئیں اور نہ ہی کسی کو دسمبر 2013ء میں پی ڈی ایم اے سے ملازمت سے فارغ کیا گیا ہے۔

1917 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر زکواۃ و عشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 سے 2013 کے دوران ضلعی، تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر چیئرمین زکواۃ منتخب کئے گئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2008 سے 2013 تک صوبے میں مختلف سطحوں پر منتخب شدہ زکواۃ چیئرمینوں کے نام کی مکمل فہرست، بمعہ شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی بھی فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی نہیں، البتہ اس حد تک درست ہے کہ ضلعی سطح اور مقامی سطح (دیہہ / محال یا وارڈ) کی سطح پر زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی نامزدگی / چناؤ کیا گیا تھا۔

(ب) ضلعی زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے ناموں کی فہرست بمعہ شناختی کارڈ نمبر برائے عرصہ 2008 تا 2011 اور 2011 تا 2013 کے کوائف پیش خدمت ہیں۔ جہاں تک مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے کوائف کا تعلق ہے چونکہ معزز رکن اسمبلی نے جو تفصیلات طلب کی ہیں ان کا دورانیہ عرصہ چھ سال پر

محیط ہے جبکہ زکواۃ کمیٹیوں کی تشکیل عرصہ تین سال کیلئے ہوتی ہے لہذا طلب کردہ معلومات دو ادوار پر مشتمل ہے۔ مقامی زکواۃ کمیٹیوں کی تعداد 3896 ہے اس طرح دو ادوار میں ان کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی تعداد 7792 بنتی ہے۔ چونکہ ان کمیٹیوں کی تشکیل متعلقہ زکواۃ کمیٹی کے دائرہ اختیار میں آتی ہے لہذا ریکارڈ بھی انہی کے تحویل میں ہوتا ہے تاہم طلب کردہ معلومات اضلاع سے حاصل کی گئیں جن کی مطلوبہ تعداد میں کاپیاں فراہم کرنے پر تقریباً تین سے چار لاکھ روپے خرچہ آتا ہے۔ بناء بریں ایک عدد مکمل سیٹ ملفوفات برائے ملاحظہ معزز رکن پیش کیا جاتا ہے۔

جملہ چیئرمین ضلع زکواۃ کمیٹی خیبر پختونخوا (جولائی 2008 تا 2011)

نمبر شمار	چیئرمین کا نام ولدیت بمعہ پتہ	نام ضلع	شناختی کارڈ
1	طارق سلطان جدون ولد محمد یوسف خان مکان نمبر CB-363 مری روڈ ایبٹ آباد	ایبٹ آباد	13101-0880909-9
2	عطاءالرحمان ولد شہید الرحمان کوٹکہ وزیر ملا صاحب ضلع بنوں	بنوں	11101-6958019-1
3	اقبال خان ولد عمیار خان سکنہ گمبت تحصیل چغرزئی ضلع بونیر	بونیر	15101-8285215-5
4	جہانزیب ولد حکیم خان ساکن سیرئی ہری چند تحصیل تنگی ضلع چارسدہ	چارسدہ	15401-1720430-7
5	محمد اسماعیل خان سرحدی ولد شیر محمد خان ساکن تورکیو واشح تحصیل مستوج ضلع چترال	چترال	15201-8763935-3
6	اللہ نواز ولد حاجی الٰہی بخش سکنہ محلہ دیوان صاحب جنوبی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	ڈی آئی خان	12101-8763935-3
7	شیر محمد ولد رضوان الحق ساکن میدان بانڈی ضلع دیر لوئر	دیر لوئر	16102-2322520-7

8	فضل مالک ولد فقیر محمد محلہ کلثوم دیر تحصیل وضلع دیر بالا	دیر بالا	15701-1238365-9
9	محمد یحییٰ قریشی ولد اسحاق قریشی ساکن محلہ جانباڑی ضلع ہنگو	ہنگو	14101-6417084-1
10	محمد الیاس ولد ارسلا خان ساکن الیاس آباد تپی ضلع کرک	کرک	14201-1340989-9
11	شیر باز ولد رجدار گاؤں شیر کوٹ ڈاکخانہ شلکھن آباد تحصیل پالش کوہستان	کوہستان	13402-6226015-5
12	حاجی حمید اللہ ولد حاجی شاہ جہان گاؤں کو ٹکہ لکی مروت	لکی مروت	11201-3484492-9
13	حاجی محمد ظاہر شاہ خان ولد یار محمد خان گاؤں ڈھیری جو لگرام ملاکنڈ	ملاکنڈ	15402-1448558-1
14	محمد شاہد خان ولد مثل خان سکنہ محلہ صدی خیل ضلع مردان	مردان	16101-5195714-9
15	طارق حمید خٹک ولد نصر اللہ خان گاؤں مانکی شریف ضلع نوشہرہ	نوشہرہ	17201-2183579-1
16	سید رفاقت علی شاہ ولد سید امیر زادہ ساکن پلوسیٔ اتوزئی ضلع پشاور	پشاور	17301-1297196-1
17	رشید الرحمان ولد سلطان زرین ساکن سیر وندئی بشام ضلع شانگلہ	شانگلہ	15502-3020937-5
18	محمد جاوید ولد جمال خان ساکن محلہ طاؤس خانی گاؤں لاہور ضلع صوابی	صوابی	16201-0125157-7

15602-4992956-7	سوات	ہدایت اللہ خان ولد لطیف الرحمان ساکن خوازہ خیلہ ضلع سوات	19
13503-7488509-5	مانسہرہ	محمد ظفر اللہ خان ولد محمد افسر خان سکنہ جد با ضلع مانسہرہ	20
14301-2044221-3	کوہاٹ	حاجی محمد سہیل خان ولد حاجی محمد شریف سکنہ مکان نمبر 9 سیکٹر نمبر 2 کے ڈی اے ضلع کوہاٹ	21
13302-0351518-3	ہری پور	فدا حسین شاہ ولد اسلم شاہ سکنہ سکندر پور ضلع ہری پور	22
13202-0759656-5	بٹگرام	محمد ایاز خان ولد طماس خان گاؤں ڈھیری بہادر خان ضلع بٹگرام	23
12201-5784010-3	ٹانک	شیر آدم خان ولد شیر علی خان گاؤں آدم آباد ڈھکی بدھا ضلع ٹانک	24

جملہ چیئرمین ضلع زکواۃ کمیٹی خیبر پختونخوا (جولائی 2011 تا 2013)

شناختی کارڈ	نام ضلع	چیئرمین کا نام ولدیت بمعہ پتہ	نمبر شمار
13101-0880909-9	ایبٹ آباد	طارق سلطان جدون ولد محمد یوسف خان مکان نمبر CB-363 مری روڈ ایبٹ آباد	1
11101-1490417-3	بنوں	عبدالمتین اصغر علی ساکن بازار احمد خان ضلع بنوں	2
	بونیر	محمد نثار ولد عبدالمتین ساکن گاؤں کرپہ ڈگر ضلع بونیر	3
15401-1720430-7	چارسدہ	جہانزیب ولد حکیم خان ساکن سیرئی ہری چند تحصیل تنگی ضلع چارسدہ	4

5	محمد اسماعیل خان سرحدی ولد شیر محمد خان ساکن تورکیو واشچ تحصیل مستوج ضلع چترال	چترال	15201-8763935-3
6	اللہ نواز ولد حاجی الٰہی بخش سکنہ محلہ دیوان صاحب جنوبی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	ڈی آئی خان	12101-8763935-3
7	محمد عتیق ولد رضوان الحق ساکن میدان بانڈی ضلع دیر لوئر	دیر لوئر	16102-2322520-7
8	ارشاد ولد محمد اکبر جان ساکن دیر	دیر بالا	
9	محمد یحییٰ قریشی ولد اسحاق قریشی ساکن محلہ جانباڑی ضلع ہنگو	ہنگو	14101-6417084-1
10	تعلیم خان ولد خواجہ محمد لتمبر ضلع کرک	کرک	14202-5592809-1
11	شیر باز ولد رجدار گاؤں شیر کوٹ ڈاکخانہ شلکھن آباد تحصیل پالش کوہستان	کوہستان	13402-6226015-5
12	ممریز خان ولد سیف اللہ خان ساکن ممہ خیل سرائے نورنگ ضلع لکی مروت	لکی مروت	11201-3484492-9
13	محمد ناصر خان ولد نعمت اللہ ساکن کالج کالونی ملاکنڈ	ملاکنڈ	15402-6026117-1
14	محمد شاہد خان ولد مثل خان سکنہ محلہ صدی خیل ضلع مردان	مردان	16101-5195714-9
15	اختر محمد ولد دین محمد ساکن خانہ خیل پبی ضلع نوشہرہ	نوشہرہ	17201-2183579-1
16	سید رفاقت علی شاہ ولد سید امیر زادہ ساکن پلوسیٔ اتوزئی ضلع پشاور	پشاور	17301-1297196-1
17	رشید الرحمان ولد سلطان زرین ساکن سیر وندئی بشام ضلع شانگلہ	شانگلہ	15502-3020937-5

18	محمد جاوید ولد جمال خان ساکن محلہ طاؤس خانی گاؤں لاہور ضلع صوابی	صوابی	16201-0125157-7
19	ہدایت اللہ خان ولد لطیف الرحمان ساکن خوازہ خیلہ ضلع سوات	سوات	15602-4992956-7
20	اویس اول ولد اول خان ڈوڈیال ضلع مانسہرہ	مانسہرہ	13503-0507032-7
21	فضل نور ولد عبداللہ نور جنگل خیل ضلع کوہاٹ	کوہاٹ	14301-2079257-3
22	سید نثار شاہ ولد داؤد شاہ سکنہ گدوالیاں ضلع ہری پور	ہری پور	13302-0519935-3
23	شیر محمد خان ولد بہادر خان ساکن پیشوڑہ ضلع بٹگرام	بٹگرام	12201-8622058-7
24	خالد کنڈی ولد عامر زمان کنڈی ساکن مولاضی ضلع ٹانک	ٹانک	12201-5784010-3
25	محمد ظفر اللہ خان ولد محمد افسر خان سکنہ جدبا ضلع تورغر	تورغر	13503-7488509-5

1918 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر استعمال مختلف قسم کی گاڑیاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر گاڑی کی نوعیت، ماڈل، چیسز نمبر اور کہاں کہاں کس کے استعمال میں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ انتظامیہ خیبر پختونخوا کی جانب سے محکمہ ہذا کو جو گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ "الف" پر لف ہے۔

DETAIL OF VEHICLES UNDER THE OFFICIAL USE OF ZAKAT & USHER DEPARTMENT KHYBER PAKHTUNKHWA

S.No	District	Vehicle Type	Vehicle under the use of	Vehicle Registration No/Model	Vehicle Chaises

			Officer		
1	Provincial Zakat Administration (HQ) Peshawar	XLI	Additional Secretary	A-5127/2006	MZE-120-6017321
2	-do-	Suzuki Van	Pool Duty	A-1620/1995	835276
3	-do-	Suzuki Cultus	Deputy Secretary (Audit)	A-1067/2011	SF410 PK459075
4	-do-	Suzuki Van	Deputy Secretary (Admn)	A-1662/1995	835276
5	-do-	Toyota Corolla	Chairman PZC	A-5154/2004	PR NZE 120-6017326
6	Kohat	Potohar Jeep	Chairman DZC	A-5154/2004	321291
7	Haripur	-do-	-do-	A-1621 Peshawar/1995	321308
8	Mardan	-do-	-do-	A-1303/1995	321251
9	Dir Upper	-do-	-do-	A-1364/Dir Upper/1995	321307
10	Buner	Cultus VXR	-do-	A-1042/2013	FF 410 PK483165
11	Bannu	Potohar Jeep	-do-	A-1095/1995	321287
12	Abbottabad	-do-	-do-	A-119/1995	321410
13	Charsadda	-do-	-do-	A-1006/1995	321292
14	Malakand	-do-	-do-	A-1218 swat/1995	321260

15	Shangla	-do-	-do-	A-1230/1995	321366
16	D.I.Khan	-do-	-do-	A-1169/1995	321796
17	Karak	-do-	-do-	A-1043/1995	321295
18	Lakki Marwat	-do-	-do-	A-1008/1995	321299
19	Tank	-do-	-do-	TK-810/1994	321299
20	Kohistan	-do-	-do-	KH-A1031/1995	321297
21	Mansehra	-do-	-do-	M-A1045/1995	321331
22	Battagram	-do-	-do-	BM-A176/1993	321405
23	Tor Ghar	-do-	-do-	TG-0003/2013	KUN-15R-9451442
24	Dir Lower	Potohar Jeep	-do-	DR-1044/1995	321409
25	Peshawar	Suzuki Potohar Jeep	-do-	---/1995	321345
26	Swabi	Suzuki Potohar Jeep	-do-	J1028/1995	321317
27	Nowshera	Suzuki Cultus	-do-	0169/2013	SF-410 K481790
28	Hangu	Suzuki Cultus	-do-	Abt.1263/1995	321358
29	Chitral	-do-	-do-	A-1028/1995	321432
30	Swat	-do-	-do-	A-1363/1995	321303

1971 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا کی اراضی کا کتنا رقبہ زیر کاشت اور کتنا رقبہ ناقابل کاشت ہے، ضلعی سطح پر اعداد و شمار بتائے جائیں، نیز بارانی رقبے کی تفصیل بھی ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) صوبہ خیبر پختونخوا کی راضی کا زیر کاشت، ناقابل کاشت رقبہ نیز بارانی رقبے کے ضلع وائز اعداد و شمار کی تفصیل منسلک "الف" ہے۔

LAND USE STATISTICS FOR THE YEAR 2012-13 IN KHYBER PAKHTUNKHWA

(Area in Hectares)

District	Cultivated Area			Non-Cultivated Area	Total Area
	Irrigated	Non Irrigated	Total		
1	2	3	4	5	6
Peshawar	77225	1657	78882	47784	126666
charsadda	66539	6780	73319	25322	98641
Nowshera	24893	27635	52528	116942	169470
Mardan	74385	25668	10053	62048	162101
Swabi	37279	49767	87046	61643	148689
Kohat	18275	52938	71213	223857	295070
Hangu	5467	21819	27286	104972	132258
Karak	2001	73645	75646	189569	265215
Mansehra	19164	61583	80747	358676	439423
Batagram	4217	19956	24173	69824	93997
Abbottabad	5500	41788	47288	131113	178401
Haripur	24860	43540	68400	117782	186182
Kohistan	25479	11270	36749	721367	758116
Malakand	35580	10101	45681	6453	52134
Swat	84918	11610	96528	410000	506528
Buner	11475	44440	55915	116516	172431
Shangla	3222	37318	40340	97094	137434
Dir Lower	43140	430	43570	99068	142638
Dir Upper	22415	18275	40690	85809	126499
Chitral	20934	1618	22552	76119	98671
D.I.Khan	67789	179012	246801	483773	730574

Tank	7602	20841	28443	137166	165599
Bannu	56780	26263	83043	35780	118823
Lakki Marwat	36296	80604	116900	198073	314973
Total.Districts	775235	868558	1643793	3976740	5620533
Total FATA	80800	146362	227162	2494902	2722064
Total KPK	856035	1014920	1870955	6471642	8342597

1972 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے چائلڈ پروٹیکشن کے حوالے سے کچھ اقدامات کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کن کن اضلاع میں اس حوالے سے عملی طور پر کام ہو رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) صوبے کے مندرجہ ذیل 12 اضلاع میں مختلف ڈونرز کے تعاون سے چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قائم کئے گئے ہیں جن کے توسط سے ان ضلعوں میں چائلڈ پروٹیکشن کے حوالے سے مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔

1۔ پشاور 2۔ مردان 3۔ صوابی 4۔ ایبٹ آباد 5۔ سوات 6۔ بونیر 7

7۔ کوہاٹ 8۔ بٹگرام 9۔ چترال 10۔ لوئر دیر 11۔ چارسدہ 12۔ بنوں

چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ 2010 کے تحت چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن قائم کیا گیا جو کہ اپریل 2011 سے کام کر رہا ہے۔ اب تک چائلڈ پروٹیکشن سے متعلق کئے گئے اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ تمام تعلیمی اداروں میں جسمانی سزاؤں کی ممانعت کا نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا اس ضمن میں مختلف اشتہارات اور آگاہی پروگرام چلائے گئے۔

2۔ چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ 2010 کو ہنگو پولیس ٹریننگ کالج کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے تاکہ پولیس کو بچوں کے حقوق کی ٹریننگ دی جاسکے۔

3۔ پشاور ہائی کورٹ کے ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے تمام ڈسٹرکٹ سیشن ججوں کو چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کے اختیارات دئے گئے۔

4۔ وہ بچے جو قانون کی خلاف ورزی کی مد میں پکڑے جاتے ہیں ان کیلئے علیحدہ ادارہ جس کو 'Bor stal Institution' کہا جاتا ہے اس کا ایکٹ 'Bor stal Institution Act 2012' پاس کرایا۔

5۔ چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ کے مطابق رولز آف بزنس اور Standard operation (SOP) Procedure تیار کئے گئے جو کہ لاء ڈیپارٹمنٹ سے منظوری کے مرحلے میں ہیں۔

6۔ پاکستان میں پہلی بار چائلڈ پروٹیکشن ریپڈ اسسمنٹ 'CPRA' کا انعقاد کیا گیا جس میں خیبر پختونخوا کے IDPs کے مسائل پر توجہ دی گئی۔

7۔ کمیشن نے Database کا سسٹم قائم کیا جس کو چائلڈ پروٹیکشن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (CPMIS) کہا جاتا ہے۔ اس میں ہر بچے کا Data رپورٹ ہوتا ہے وہ Database ہر قسم کی رپورٹ تیار کر سکتا ہے۔

8۔ کمیشن نے 12 اضلاع میں ڈپٹی کمشنروں کے تعاون سے ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن ورکنگ گروپ بنائے گئے ہیں جس میں مختلف سرکاری محکموں، این جی اوز میڈیا وغیرہ کے نمائندگان ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں Quarterly میٹنگز منعقد کی جاتی ہیں تاکہ کام کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

9۔ صوبے کے 12 اضلاع میں مختلف ڈونرز کے تعاون سے 12 چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قائم کئے گئے جن کے توسط سے پورے ضلع میں چائلڈ پروٹیکشن کے مختلف نوعیت کے مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔

10۔ مئی 2011 سے لیکر اب تک 15614 غیر محفوظ بچوں کی شناخت کی گئی جن میں 9350 لڑکے اور 6264 لڑکیاں شامل ہیں۔ ان میں سے 12854 بچوں کے مسائل حل کر دیئے گئے ہیں اور باقی 2760 کیسز زیر کارروائی جاری ہے۔

11۔ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ تک آسان رسائی کیلئے ہیلپ لائن جس کا نمبر 1121 ہے تمام چائلڈ پروٹیکشن میں مہیا کیا گیا ہے۔

12۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن یونٹس کے ذریعے یونین کونسلز کی سطح پر 674 چائلڈ پروٹیکشن کمیٹیاں قائم کی ہیں جن کا مقصد مقامی سطح پر لوگوں میں شعور اجاگر کرنا اور غیر محفوظ بچوں کی شناخت کر کے چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کو آگاہی دینا ہے۔

13۔ چائلڈ پروٹیکشن یونٹس مئی 2011 سے بچوں کے اصلاح کار (Psycho Social Support) کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اب تک 1980 جن میں 1203 لڑکے اور 777 لڑکیاں شامل ہیں، کی اصلاح کاری کی گئی۔

14۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن نے چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کے تحت متعدد اضلاع میں بچوں کے حقوق کے حوالے سے کام کرنے والے 302 اداروں کا تعاون حاصل کیا ہے یہ تمام ادارے مختلف سروسز فراہم کر رہے ہیں۔

15۔ ضرورت مند بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کے ذریعے سوشل سپورٹ (مالی امداد) مہیا کی گئی جن میں 4544 لڑکے اور 3039 لڑکیاں شامل ہیں۔

16۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن نے بچوں کے مسائل پر مختلف ٹریننگز اور سیمینار منعقد کرائے تا کہ لوگوں میں چائلڈ پروٹیکشن کے مسائل سے متعلق آگاہی اجاگر کی جائے۔

17۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن بچوں کے مسائل کی رپورٹس اور درکار وسائل کو صوبائی اور قومی حکومت کو انفارمیشن فراہم کرتا ہے۔

18۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن نے بنوں میں IDPs کیلئے دو ہیلپ ڈسک قائم کئے جس کے تحت ایک ماہ میں 2300 بچوں کو ابھی تک شناخت کیا گیا اور سروسز مہیا کی گئی ہیں۔

19۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن تین سالوں سے کوشش کر رہا ہے کہ کمیشن کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے۔ کمیشن کے مینڈیٹ کے مطابق ہر ضلع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس بنائے جائیں گے جس کیلئے حکومتی فنڈز درکار ہیں، اس وقت 11 چائلڈ پروٹیکشن یونٹس ڈونر فنڈ سے چل رہے ہیں جبکہ ایک چائلڈ پروٹیکشن یونٹ حکومتی فنڈ سے چلایا جا رہا ہے اگر حکومت نے اگلے سال فنڈ میں اضافہ نہ کیا تو ڈونر فنڈ بھی میسر نہیں ہوگا۔

1973 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیاوزیرزراعت ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ خیبرپختونخواکی لاکھوں ایکڑاراضی بنجریاناقابل کاشت ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بنجر اور ناقابل کاشت زمینوں کو قابل کاشت بنانے کیلئے اقدامات کئے گئے ہیں نیز بجٹ میں زراعت کی مد میں خطیر رقم مختص کی گئی ہے اس بجٹ کے تحت کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور(وزیرزراعت): (الف) جی ہاں۔یہ درست ہے۔

(ب) ناقابل کاشت زمین کو قابل کاشت بنانے کے ضمن میں پچھلی حکومت کی طرف سے آخری ایام میں (Special Initiative) میں 500 ملین کا فارم میکنائزیشن (Farm Mechanization) پروجیکٹ منظور ہوا تھا۔ جس میں تمام ماڈل فارم سروسز سنٹرز کو ٹریکٹر اور زرعی مشینری فراہم کی گئی ہے۔ اس پروجیکٹ کے تحت تقریباً تیس فیصد بنجر زمین کو قابل کاشت بنایا جائے گا۔ یہ ٹریکٹر صوبے کے تمام اضلاع میں موجود ہیں اور زمینداروں کو مارکیٹ ریٹ سے 10 سے 15 فیصد سبسڈی پر دیئے جارہے ہیں۔ ہمارے اعداد و شمار کے مطابق اب تک تقریباً625ایکڑ زمین قابل کاشت بنائی جاچکی ہے۔

علاوہ ازیں، محکمہ زرعی انجینئرنگ میں بلڈوزروں کی مدد سے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 5463ایکڑ بنجر ناقابل کاشت زمین کو قابل کاشت بنایا۔ نیز موجودہ بجٹ سال 15-2014 میں بنجر زمین کو قابل کاشت بنانے کیلئے ایک منصوبہ "خیبر پختونخوامیں چھوٹے زمینداروں کی آبادکاری اراضی" کے تحت 25.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، جس کے ذریعے موجودہ سال 1890 ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنایا جائے گا۔

زمین کی ہمواری کیلئے 17 بلڈوزر خریدنے کے احکامات بھی جاری کئے گئے ہیں جن پر عمل درآمد جاری ہے۔ان بلڈوزر کی مدد سے ناقابل کاشت زمین کو قابل کاشت اور زرعی اجناس کی پیداوار کو ممکن بنایا جاسکے گا۔

1980 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیاوزیرزراعت ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) ہمارے صوبے کی 70 فی صد آبادی بلواسطہ یا بلاواسطہ زراعت سے وابستہ ہے اس شعبے کی اہمیت کے پیش نظر حکومت نے کیا پالیسی مرتب/وضع کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ حکومت کے معرض وجود میں آنے کے بعد زمینداروں/کسانوں اور کاشتکاروں کو کیا فائدہ پہنچا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈا پور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں۔ زراعت کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے زمینداروں کی فلاح و بہبود کیلئے مختلف پالیساں اور پروگرام مرتب کئے ہیں جس کے حوصلہ افزاء نتائج حاصل ہو رہے ہیں جن میں چیدہ چیدہ درج ذیل ہیں۔

1۔ ٹیکنالوجی کی بروقت فراہمی کیلئے محکمہ زراعت توسیع کو فعال بنانا۔ 2۔ گندم اور مکئی کے معیاری تخم کی فراہمی۔ 3۔ مکئی کی دوغلی نسل کے تخم کی فراہمی۔ 4۔ کھالوں کو پختہ کرنے کا پروگرام جس سے پانی کے ضیاع کو کم کیا جاسکے۔ 5۔ چھوٹے زمینداروں کی زمینوں کی ہمواری۔ 6۔ صوبے میں مختلف اقسام کے باغات لگانا۔ 7۔ نظام خرید و فروخت (مارکیٹنگ سسٹم) زرعی اجناس کے تحت تبدیلی لاکر زمینداروں اور صارفین کو فائدہ پہنچانا۔

چونکہ مندرجہ بالا اقدامات کا اہم مقصد زرعی خود کفالت ہے اور جس کے تحت صوبائی حکومت زرعی خود کفالت کیلئے مندرجہ ذیل پالیسیوں کے تحت کام کر رہی ہے۔

نمبر شمار	پالیسی/ایکٹ	مقاصد
1۔	خیبر پختونخوا فارم سروسز ایکٹ 2014	زمینداروں کو معیاری کھاد و بیج، زرعی مشینری کی فراہمی اور جدید طریقہ کاشت کی معلومات فراہم کرنا
2۔	خیبر پختونخوا کی دس سالہ جامع زرعی پالیسی 2013 (حتمی ڈرافٹ منظوری کیلئے تیار ہے)	تحفظ خوراک اور زرعی پیداوار کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے زمینداروں/کسانوں کی راہنمائی اور سہولیات فراہم کرنا اور صوبہ کو زرعی

		خود کفالت کی راہ پر گامزن کرنا۔
3۔	خیبر پختونخوا زرعی ادویات ایکٹ 2014 (زیر التوا) بوجہ یکسانی اور قومی اسمبلی میں پیشگی وفاقی زرعی ادویاتی ایکٹ	زمینداروں کو معیاری زرعی ادویات کی فراہمی کو یقینی بنانا۔
4۔	خیبر پختونخوا سیڈ ایکٹ 2014 (زیر التوا) بوجہ یکسانی اور قومی اسمبلی میں پیشگی وفاقی سید ایکٹ	صوبے کے زمینداروں کو مختلف اقسام کی فصلات کے معیاری اور تصدیق شدہ بیجوں کی فراہمی کو یقینی بنانا۔
5۔	خیبر پختونخوا مارکیٹ ایکٹ 2014 (زیر التوا on hold) بوجہ یکسانی/ (Similarity) اور قومی اسمبلی میں پیشگی وفاقی مارکیٹ ایکٹ	صوبے میں موجود زرعی منڈیوں کو جدید خطوط پر استوار کرکے زمینداروں کے حقوق کی حفاظت کرنا۔
6	خیبر پختونخوا پلانٹ بریڈنگ رائٹ ایکٹ 2014 (زیر التوا بوجہ یکسانی) اور قومی اسمبلی میں پیشگی وفاقی پلانٹ بریڈنگ رائٹ ایکٹ	صوبے میں زرعی سائنسدانوں کے حقوق کی پاسداری کرنا۔

(ب) 2014-2013 کے دوران زرعی خود کفالت کیلئے مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے گئے۔

1۔1690 ایکڑ رقبہ پر مختلف اقسام کے پھلوں کے باغات لگائے گئے۔

2۔100000 زیتون کے ترقی دادہ پودے لگائے گئے۔

3۔1360 انگور، انار، امرود، کاٹن اور گندم کی نئی اقسام کے نمونے تحقیق کیلئے محفوظ کئے۔

4۔480 کاٹن، انگور، چاول، مکئی، گنا، گندم اور زیتون کے تحقیقی پلاٹ لگائے۔

5۔3715 ٹن گندم، مکئی، اور مکئی دوغلی قسم کے ترقی دادہ تخم تقسیم کئے گئے۔

6۔79.25 ٹن گنے کا ترقی دادہ بیج پیدا کیا گیا۔

7۔2157ایکڑ رقبہ پر مختلف فصلات کا ترقی دادہ تخم کاشت کیا تاکہ مجموعی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔

8۔ چھوٹے زمینداروں کیلئے 489ایکڑ زمین ہموار کی گئی۔

9۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے پانی کی کمی والے اضلاع میں 70عدد زمین کیلئے پانی کے بچاؤ کی خاطر ڈھانچے تعمیر کئے گئے اور پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے 328 کھالوں کی تعمیر اور مرمت کی گئی۔

10۔ شمسی توانائی سے چلنے والے 38پمپوں کو خریدنے کے احکامات جاری کئے۔

11۔181ایکڑ رقبہ کو جدید طریقہ آبپاشی سے قابل سیراب بنایا گیا۔

12۔ 30600 زمینداروں، فیلڈ سٹاف کو مختلف تربیتی پروگراموں، یوم کاشتکاران، سیمینار، فارمز فیلڈ سکولز کے ذریعے پھلوں اور سبزیوں کی جدید ٹیکنالوجی کی تربیت دی گئی۔

13۔17بلڈوزر برائے ہمواری زمین خریدنے کے احکامات جاری کئے۔

14۔ حکومت نے ماڈل فارم سروسز سنٹرز کے ذریعے زمینداروں کو گندم کی اعلیٰ اقسام کی فراہمی کا انتظام کیا ہے جس کے تحت موسم ربیع 14-2013 میں 4000 میٹرک ٹن گندم اور 5 میٹرک ٹن چنا کے تصدیق شدہ بیج فراہم کئے گئے اور موسم خریف میں 100 میٹرک ٹن مکئی کے بیج مناسب قیمتوں پر زمینداروں میں تقسیم کئے گئے۔

15۔37213بوری کھاد اور زرعی ادویات مناسب قیمتوں پر فارم سروسز سنٹرز کے ذریعے زمینداروں کو فراہم کی گئی ہیں۔

16۔امسال Exploitation of Area Specific Potential of Various Crops in the Province Project کے تحت 1089ایکڑ رقبے پر مختلف اضلاع میں مالٹا، الوچہ، لیچی اور خوبانی کے باغات لگائے گئے ہیں۔

مندرجہ بالا اہداف کے حصول سے صوبے میں پھلوں کے باغات اور پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ پانی کو زرعی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کے جدید طریقہ اپنانے سے پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے گا۔ بلڈوزروں کی خریداری سے صوبے میں موجود بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنا کر صوبے میں زرعی اجناس کی پیداوار میں اضافہ بھی ممکن بنایا جائے گا۔

مندرجہ بالا تمام کاوشیں زمینداروں کی معاشی حالت بہتر بنانے، صوبے میں خوراک کی ضرورت پورا کرنے، بیروزگاری میں کمی کرنے اور غربت کے خاتمے میں مددگار/معاون ثابت ہوئی ہیں۔

1981 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیاوزیرزراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے زمیندار/کسان اور کاشتکار محکمہ کی جانب سے ہر قسم کی سہولیات اور راہنمائی سے محروم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو خاطر خواہ بجٹ ہونے کے باوجود زمینداروں/کسانوں اور کاشتکاروں کی سہولیات و راہنمائی سے محرومی کے ازالہ کیلئے حکومت نے کیا منصوبہ بندی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اکرام اللہ خان گنڈا پور (وزیر زراعت): (الف) جی نہیں۔ محکمہ ہذا زمینداروں، کسانوں/کاشتکاروں کی فلاح وبہبود کیلئے ہر ممکن امداد کر رہا ہے۔

(ب) حکومت نے محکمہ کی وساطت سے صوبے کے زمینداروں، کسانوں اور کاشتکاروں کو سہولیات اور راہنمائی کیلئے مندرجہ ذیل منصوبہ بندی کی ہے۔

1۔ حکومت نے ہر ضلع میں ماڈل فارم سروسز سنٹرز قائم کئے ہیں جہاں کسانوں اور کاشتکاروں کو ان ماڈل فارم سروسز سنٹرز کے ذریعے رجسٹرڈ اور منظم کیا جاتا ہے اور ایک چھت کے نیچے علاقے کے کاشتکاروں کو فنی مشوروں کے علاوہ کھاد، زرعی ادویات اور گندم و مکئی وغیرہ کے اعلیٰ اقسام کے بیج فراہم کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کاشتکاروں کیلئے ہر سنٹر کو زرعی مشینری اور سپرے کے پمپ بھی مہیا کئے ہیں، محکمہ زراعت کے تمام متعلقہ محکمہ جات کے نمائندگان فارم سروسز سنٹرز میں موجود ہوتے ہیں اور زمینداروں کے مسائل حل کئے جاتے ہیں۔

2۔ کاشتکاروں کو باغات کی دیکھ بھال، بے موسمی سبزیات کی ٹنل میں کاشت اور دوسری نقد آور فصلات کی ترویج و ترقی کیلئے نمائشی پلاٹس اور فیلڈ ڈے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

3۔ ہر ضلع میں ضلعی زراعت افسر اور سبجیکٹ میٹر سپیشلسٹ، ہارٹیکلچر، پلانٹ پروٹیکشن، ایگرانومی، فیلڈ اسسٹنٹ، کاشتکاروں کو زرعی ٹیکنالوجی سے روشناس بھی کراتے ہیں، نیز زرعی لیٹریچر ماہنامہ "زراعت

نامہ" اور "ریڈیو" کرکیلہ" پروگرام کے ذریعے کاشتکاروں کی راہنمائی اور پیداوار بڑھانے کیلئے جدید معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

4۔صوبے میں منظم زرعی تحقیقاتی نظام کی شروعات 1908 میں ترناب فارم سے ہوئی اس وقت صوبے میں 15 تحقیقاتی مراکز کام کررہے ہیں، جبکہ ایگریکلچر ریسرچ کے زیر نگرانی تین نئے تحقیقاتی مراکز بونیر، صوابی اور چارسدہ کے اضلاع میں قائم ہوئے ہیں۔ نیز صوبے سے منسلک دوسرے نجی بین الاقوامی اور مختلف غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ زراعت کی ترقی وخوشحالی کیلئے روابط استوار کئے گئے ہیں۔

5۔تحفظ اراضیات ایگریکلچر کے دفاتر صوبہ خیبر پختونخوا کے 22 اضلاع میں کام کررہے ہیں جہاں پر تحفظ اراضیات وآب کے سلسلہ میں بہتر طور پر زمینداروں کی راہنمائی کیلئے ٹیکنکل سٹاف موجود ہے۔

6۔2013-14 کے دوران محکمہ زراعت کے منصوبوں کے اہداف کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

(i)۔2013-14 کے دوران زمینداروں کی شراکت سے 8 سو ایکڑ زمین قابل کاشت بنائی گئی اور 7 سو ایکڑ ایکڑفیٹ پانی محفوظ کیا گیا۔ منصوبوں کی تفصیل ذیل ہے۔

کام کی نوعیت	تعداد
چیک ڈیم	80
واٹر ریٹیننگ فیسلٹی	40
حفاظتی پشتے	150
سپرز	95
تالاب	26
انلٹ، آؤٹ لٹ	42

(ii) 1690 ایکڑ رقبہ پر مختلف اقسام کے پھلوں کے باغات لگائے گئے۔

(iii) 100000 زیتون کے ترقی دادہ پودے لگائے گئے۔

(iv) 1360 انگور، انار، امرود، کاٹن اور گندم کی نئی اقسام کے نمونے 'Germplasm' تحقیق کیلئے محفوظ کئے گئے۔

(v) 480 کاٹن، انگور، انار، مکئی، گنا، گندم اور زیتون کے تحقیقی پلاٹ لگائے گئے۔

(vi) 3715 ٹن گندم، مکئی اور مکئی کی دوغلی قسم کے ترقی دادہ تخم تقسیم کیے گئے۔

(vii) 79.25 ٹن گنے کا ترقی دادہ بیج پیدا کیا گیا۔

(viii) 2157 ایکڑ رقبہ پر مختلف فصلات کا ترقی دادہ تخم کاشت کیا تاکہ مجموعی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔

(ix) چھوٹے زمینداروں کیلئے 489 ایکڑ زمین ہموار کی گئی۔

(x) صوبہ خیبر پختونخوا کے پانی کی کمی والے اضلاع میں 70 زمین و پانی کے بچاؤ کیلئے ڈھانچے تعمیر کئے گئے اور پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے 328 کھالوں کی تعمیر اور مرمت کی گئی۔

(xi) شمسی توانائی سے چلنے والے 38 پمپوں کو خریدنے کے احکامات جاری کئے گئے۔

(xii) 181 ایکڑ رقبہ کو جدید طریقہ آبپاشی سے قابل سیراب بنایا گیا۔

(xiii) زمینداروں، فیلڈ سٹاف کو مختلف تربیتی پروگراموں، یوم کاشتکاران، سیمینار، فارمر فیلڈ سکولز کے ذریعے پھلوں اور سبزیوں کی جدید ٹیکنالوجی کی تربیت دی گئی۔

(xiv) بلڈوزر برائے ہمواری زمین خریدنے کے احکامات جاری کئے گئے اور جن کے سپلائی کا عمل جاری ہے۔

مندرجہ بالا اہداف کے حصول سے صوبے میں پھلوں کے باغات اور پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ پانی کو زرعی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کے جدید طریقہ اپنانے سے پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے گا۔ بلڈوزروں کی خریداری سے صوبے میں بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنا کر صوبے میں زرعی اجناس کی پیداوار میں اضافہ بھی ممکن بنایا جائے گا۔

7۔ محکمہ زرعی انجینئرنگ نے موجودہ بجٹ میں زمینداروں، کسانوں/کاشتکاروں کیلئے "خیبر پختونخوا میں چھوٹے زمینداروں کی آبادکاری اراضی" منصوبے کے تحت 25,000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

8۔ خیبر پختونخوا میں پیداوار بڑھانے کیلئے مشینری کی تنصیب کیلئے 50,000 ملین روپے رکھے گئے ہیں اور زمینداروں کی تیکنیکی معلومات اور راہنمائی کیلئے صوبہ میں زرعی انجینئرنگ کے دفاتر موجود ہیں جہاں ماہر زرعی انجینئرز کاشتکاروں کی معاونت کرتے ہیں۔

1991 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008 سے 2013 تک حکومت نے بااثر شخصیات کو قرضہ دیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن شخصیات کو قرضہ دیا گیا ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز جو قرضہ نان پرفارمنگ میں آکر Stuck up ہو چکا ہے اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی نہیں۔ صوبائی حکومت نے آج تک کسی بھی بااثر شخصیت کو انفرادی طور پر قرضہ فراہم نہیں کیا اور نہ ہی صوبائی حکومت کی کوئی ایسی سکیم ہے جس کے تحت حکومت کسی شخص کو انفرادی طور پر قرضہ فراہم کر سکے، البتہ صوبائی حکومت نے باچاخان روزگار سکیم، پختونخوا ہنر مند اور روایتی ہنر مند سکیم کے تحت بینک آف خیبر کے توسط سے بیروزگار افراد کیلئے مالی سال 11-2010 سے قرضہ سکیم کا اجراء کیا تھا جو کہ اب خود کفالت روزگار سکیم کے نام سے جاری ہے۔ اس سکیم کے تحت بیروزگار افراد کو اپنا روزگار شروع کرنے کی غرض سے حکومت نے یہ سکیم شروع کی جس سے 50 ہزار سے لیکر 2 لاکھ تک شخصی ضمانت کے تحت قرضہ فراہم کیا جاتا ہے جو کہ تین سال کے اندر قابل واپسی ہے۔

1992 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 سے 2013 تک بینک آف خیبر میں بھرتیاں کی گئی ہیں جو کہ سیاسی بنیاد پر ہوئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2008 سے 2013 تک بینک آف خیبر میں بھرتی شدہ افراد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) بینک آف خیبر سے موصولہ جواب کے مطابق بینک آف خیبر میں 2008 سے 2013 تک کی گئی بھرتیاں سیاسی بنیاد پر نہیں کی گئی ہیں البتہ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز، بینک آف خیبر نے 2010 سے 2012 تک کی بھرتیوں کی چھان بین کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی

ہے۔ کمیٹی نے ہر ایک کیس کی تفصیلاً جانچ پڑتال اور چھان بین کر کے اپنی تحقیقات مکمل کر لی ہیں جس کی رپورٹ بورڈ آف ڈائریکٹرز کو پیش کی جائے گی اور بورڈ اس پر مناسب فیصلہ کرے گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ معزز اراکین اسمبلی کی چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب شوکت یوسفزئی صاحب 11-11-2014، میڈم نسیم حیات صاحبہ 11-11-2014، محترمہ فوزیہ بی بی 11-11-2014 تا 12-11-2014 اور شوکت صاحب کی تھی تا اختتام اجلاس۔ یہ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: مسٹر یاسین خلیل، ایم پی اے، آئٹم نمبر 5، جی یاسین خان۔

جناب یاسین خان خلیل: یو منت جی، ایجنڈا کبنې، شکریہ سپیکر صاحب۔ یہ کہ مورخہ 28-10-2014 اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے رجسٹرار کو کلاس فور کی آسامیوں پر بھرتیوں کے بارے میں Right to Information Act, 2013 کے تحت معلومات فراہم کرنے کیلئے لکھا گیا تھا لیکن آج تک مذکورہ معلومات فراہم نہیں کی گئیں بلکہ انہوں نے بتایا کہ میں کسی بھی ایم پی اے کو نہیں مانتا اور نہ ہی آپ کو انفارمیشن دے سکتا ہوں۔ اب مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مذکورہ آسامیوں پر اپنے رشتہ داروں کے علاوہ مذکورہ پوسٹوں پر قانونی تقاضے پورا کئے بغیر تمام بھرتیاں سفارش پر پر کی ہیں۔ رجسٹرار اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے اس اقدام سے بحثیت ایم پی اے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، جیسے آنزیبل ممبر صاحب نے فرمایا لیکن یونیورسٹی کا رجسٹرار جو ہے، وہ یہ لکھتا ہے کہ ہم نے جو ڈیٹیلز ان کو چاہیئے تھیں، وہ Provide کر دی ہیں اور اس میں ان کی جو دوسری بات ہے کہ Right to Information Act کے تحت یہ فرما رہے ہیں کہ انہیں معلومات فراہم نہیں ہوئیں تو پھر اس کو آگے ایک کمیشن میں بھیجنا چاہیے کہ بھئی انہوں نے کیوں

اس کی Violation کی؟ لیکن جواب میں وہ دے رہے ہیں کہ ہم نے معلومات Provide کی ہیں، تو میرے خیال میں ان کا استحقاق جو ہے وہ مجروح ہوا ہے، جیسے یہ فرما رہے ہیں تو اس کو استحقاق کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the motion be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned Committee. (Applause) Malik Behram Khan, MPA

تحریک التواء

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Sir, the mover is not around لیکن میں اس پہ دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): موؤر نہیں ہے لیکن یہ ایشو جو ہے بڑا Important ہے اس لئے اس پہ میں دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں اور I would like to have the attention of the Health Minister, I would like to have

جناب سپیکر: جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): میں چاہتا ہوں کہ یہ ریکارڈ پہ آجائے، اسمبلی کے ریکارڈ پہ آجائے اور جناب ہیلتھ منسٹر صاحب کی طرف سے ایشورنس ملے۔ یہ جو KPHRA اس کو کہا جاتا تھا، اس وقت خیبر پختونخوا ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی اس کو کہا جاتا ہے یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ عنایت صاحب! یہ چونکہ جس نے کیا ہے، وہ تو نہیں ہے لیکن میں نے آپ کو ویسے ہی موقع دیا تاکہ Concerned Minister Sahib اس کو سمجھیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): نہیں، میں منسٹر صاحب کو، کیونکہ ایشو بڑا Important ہے، چونکہ ایشو بڑا Important ہے اور میں اس حوالے سے نہیں، آپ اس کو میرا پوائنٹ آف آرڈر والا سمجھیں۔

Mr. Speaker: Okay.

سینیئر وزیر(بلدیات): اس کو میں نہیں Take up کرتا لیکن ایشو کے اوپر بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلو پوائنٹ آف آرڈر پہ میں لیتا ہوں۔

سینیئر وزیر(بلدیات): یہ پورے صوبے کے اندر ہے، ایم سی ایچ سنٹرز ہیں اور اس قسم کے جو ان کے Basic Health Units ہیں، ان کے پاس اور یہ بڑی اچھی سروسز Provide کر رہے ہیں اور جب تک آپ پورے انسٹی ٹیوشن میکنزم کو چیلنج نہیں کرتے لیکن یہ جب حکومت کے پاس آئیں گے، یہ جب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے پاس آئیں گے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو Hand over ہوں گے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ At the moment اس کو نہیں چلا سکتا ہے اور یہ بہت بڑا ایشو گورنمنٹ کیلئے Create ہو گا، اس لئے میں سمجھتا ہوں اس پہ Already ہیلتھ منسٹر صاحب کی بات چل رہی ہے لیکن میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ ایوان کو ذرا Further اس پہ آگاہ کریں اور ایشورنس بھی دیں کہ اس کو وہ Continue رکھیں گے کیونکہ اس کے نتیجے میں حکومت کیلئے بہت بڑا ایک پرابلم پیدا ہو سکتا ہے، صوبے کے اندر جتنے بھی Basic Health Units ان کے کنٹرول میں ہیں، کچھ ایم سی ایچ سنٹرز انہوں نے Establish کئے ہوئے ہیں اور اگر ان کے ساتھ یہ سلسلہ Discontinue ہوتا ہے، یہ معاہدہ Discontinue ہوتا ہے تو یکدم یہ حکومت کے پاس آئیں گے اور حکومت کیلئے At the moment ان کو کنٹرول کرنا اور ان کے اندر Facilities دینا ممکن نہیں رہے گا، اس لئے میں ہیلتھ منسٹر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ذرا اس مسئلے کو Explain بھی کریں اور ہاؤس کو ایشورنس بھی دیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر(صحت)}: شکریہ جناب سپیکر۔ عنایت خان صاحب نے جس طرح بات کی PPHI یا KPHRA جس کا پرانا نام تھا، صاف بات یہ ہے کہ ان کو پبلک اکاؤنٹ کمیٹی میں Time and again بلایا گیا، ان کا موقف، پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا ایک Domain ہے، بڑا اچھا وہ کام کرتے ہیں، بہر حال ان کو یہ لگا کہ یہاں پہ ہمارا جو کام ہے اس کو Criticize کیا جا رہا ہے اور ہمارا جو کام کا طریقہ کار ہے، وہ آنریبل ممبرز کو Acceptable نہیں ہے تو اس حوالے سے جب بہت زیادہ ان کو بلایا گیا، ان کے ساتھ بات کی گئی، وہ تنگ ہو گئے، تنگ ہونے کے بعد انہوں نے ریکویسٹ کی کہ جی ہم یہ چلانا ہی نہیں چاہتے اور

اس حوالے سے پچھلے مہینے انہوں نے نوٹیفیکیشن جو ہے، نوٹس دیا کہ 30th October تک ہم ایم سی ایچ سنٹرز بند کریں گے، فنڈز ڈیپارٹمنٹ کو واپس کئے اور 31st December کو انہوں نے یہ کہا کہ بی ایچ یوز میں ہمارے جتنے ڈاکٹرز ہیں، وہ ہم Withdraw کرلیں گے اور وہ باہر اپنا کام بند کرلیں گے۔ اب As a Health Minister اور As a responsible person میری یہ جو سوچ ہے کیونکہ جب یہ سٹارٹ ہوا عنایت خان صاحب اس وقت ہیلتھ منسٹر تھے، میں ڈسٹرکٹ ناظم تھا اور میں نے صوابی میں پی پی ایچ آئی کو، اور میرے ساتھ یوسف ایوب صاحب جو تھے اس وقت ڈسٹرکٹ ناظم ہری پور تھے، ہم نے اس کو حوالہ کیا کیونکہ ان کی پرفارمنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اچھی نہیں چل سکتی تھی، ڈاکٹرز کی Shortage تھی، مینجمنٹ کے ایشوز تھے، تو پی پی ایچ آئی نے Overall ایک بڑا اچھا کام کیا، وہاں پہ وہ سلسلہ بڑھتا گیا اور بہت سارے ضلعوں میں، تقریباً سولہ سترہ ضلعوں میں وہ پہنچ گیا۔ اب Different، جو ہمارے آنریبل ایم پی ایز، ممبران صاحبان ہیں، ان کو بھی میں نے سنا اور حکومت کی بھی یہ خواہش ہے کہ کے پی ایچ، ایس آر ایس پی Continue کرے اس پراسیس کو، جو ان کا 2016ء تک ہے۔ اس کی Different وجوہات ہیں جناب سپیکر! ایک تو یہ ہے کہ یکدم ڈاکٹرز سے اگر آپ اتنے بی ایچ یوز کو خالی کردیں گے، پھر ان کو Hire کرنا، ان کو وہاں پہ بھیجنا ایک لمبا پراسیس ہے جس سے عوام کو نقصان ہوگا، ڈاکٹرز نہیں ہونگے، ان کی ہیلتھ کیئر Proper ان کو Provide نہیں کی جاسکے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایم سی ایچ جو ہمارے سنٹرز ہیں، یہ 24747 بی ایچ یوز میں چلتے ہیں پورے پراونس میں اور 247 یہ سروسز دیتے ہیں زچہ و بچہ جو Expected mothers ہوتی ہیں، ان کو یہ Services provide کرتے ہیں، It`s a good program, they are providing good services، جس سے سارے ایم پی ایز، ممبران اور عوام خوش ہیں، آپ کے اپنے حلقے میں بھی ہے اور سب کے حلقوں میں ہے۔ اس کے حوالے سے ہم نے ان کے ساتھ میٹنگ کی اور ایس آر ایس پی کے ساتھ Thursday کو میری میٹنگ ہے جس میں ہم Decision لیں گے ان شاءاللہ۔ میرا Point of view اس میں یہ ہے کہ اس کو Continue رکھا جائے، یہ میری خواہش بھی ہے اور اس کو ہم حکومت کے، عوام کی بہتری کیلئے میں کہہ رہا ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم اس کو پھر Bidding میں لے کے جائیں گے تو یہ پراسیس بہت

لمبا ہو جائے گا اور بہت زیادہ ٹائم اس پہ لگے گا جس سے لوگوں کو نقصان ہوگا، تو ہماری خواہش اور جس طرح عنایت خان صاحب نے کہا اور سارے ایم پی ایز نے اس کو پھر Second بھی کیا کہ یہ چلنا چاہیے اور اس کو ان شاءاللہ ہم چلائیں گے، ایس آر ایس پی کے ساتھ ہم اپنا Continue رکھیں گے 16 دسمبر تک ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں اس میں۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): جی پلیز۔

جناب سپیکر: جب پبلک اکاؤنٹ کمیٹی میں یہ ایشو آیا تھا، یہ کوہاٹ کا ایک Para تھا، اس کی وجہ سے ڈسکس ہوا، اس پہ Legal opinion آیا تھا، پھر یہ ایک Perception بنا کہ شاید ہماری طرف سے اس قسم کی کوئی ہے کہ ہم اس کے خلاف ہیں یا میں نے Categorically ایک لیٹر کے Through آپ کو، چیف منسٹر صاحب کو اور تمام ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر لکھا کہ ہم پی پی ایچ آئی اور اس کی جو کارکردگی ہے، اس کو سراہتے ہیں، جو لیگل ایشو ہے وہ لیگل ایشو اپنی جگہ ہے لیکن جو As a whole اس کی کارکردگی ہے، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں، تو یہ میں نے اس کے اوپر وہ کیا تھا۔ شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): سپیکر صاحب! I agree with you، جو رولز ہیں، جو پروسیجر ہے، جو قانون ہے، وہ ہم سب کیلئے ایک جیسا ہے، اس کو ہر بندہ، ہر ڈیپارٹمنٹ، ہر کمپنی جو حکومت کے ساتھ کام کرتی ہے، قاعدے اور قانون کے مطابق چلے گی اور یہ KPH ہمارے ساتھ Commit بھی کر چکی ہے کہ جو پروسیجر ہے، اس کو ہم Follow کرتے ہیں اور جس طرح آپ نے کہا کہ آپ مطمئن ہیں، ہاؤس مطمئن ہے، مطلب یہ ہے کہ ان کی پرفارمنس اچھی ہے، Continue رکھا جانا چاہیے، اسی پہ ہم کام کر رہے ہیں ان شاءاللہ اور ان سے ہم بات کریں گے Thursday کو کہ یہ Continue رکھیں ان شاءاللہ اور سروسز لوگوں کو Provide کریں۔ جی۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: بالکل، بلکہ میں یہ ریکویسٹ کرونگا، سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں اور میں نے ایک لیٹر بھیجا ہے چیف سیکرٹری صاحب کو بھی کہ جس کا ایشو ہے جو 'کنسرنڈ' ڈیپارٹمنٹ، اس کے ساتھ بیٹھ کے اس کے

بارے میں ایک لائحہ عمل طے کریں اور ہماری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ یہ Continue کریں۔ میڈم! آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟ جی۔

Ms. Mehar Taj Roghani (Special Assistant for Social Welfare): Thank you, Mr. Speaker. I augment what Mr. Inayat and what Shahram has said that it actually started when i was Health Minister in 2002 and we started it in Nahaqi. Nahaqi is there in Peshawar and it works beautifully and it will be really, میں فلور آف دی ہاؤس یہ کہتی ہوں it will be disaster because maternal and child health you know Pregnant women ہیں، Deliveries ہیں اور یکدم اگر یہ Stop کریں، End of December کہا یا شہرام نے کیا کہا؟ تو This will be really bad and repercussion اور ہیلتھ جو ہے Its terrible، تو We should do something and، کوئی میٹنگ کرتے ہیں جو بھی کرتے ہیں لیکن پلیز میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتی ہوں کہ This shouldn't happen. Thank you very much.

Mr. Speaker: Okay. Next, Madam Amna Sardar, MPA, Item No. 7, lapsed. Mr. Shah Hussain Khan, MPA, lapsed. Item No. 8: Honorable Minister for Law.

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا لاء آفیسرز کی تعیناتی مجریہ 2014)

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

Mr. Speaker Sir, I, Minister for Law, introduce the Khyber Pakhtunkhwa Appointment of Law Officers Bill, 2014 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

(عصر کی اذان)

ترمیمی مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخواز کواۃ و عشر مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Honorable Minister for Auqaf, Hajj, Religious and Minorities Affairs, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2014. Law Minister, Law Minister Sahib. عارف یوسف! آپ اس کو وہ کریں

Mr. Arif Yousaf (Parliamentry Secretary for Law): Item No. 9: I, on behalf of the Minister for Auqaf, Hajj, Religious and Minorities Affairs, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill: Syed Jaffar Shah and Sardar Aurangzeb Nalotha, to please move their identical amendment in Clause 6 of the Bill, lapsed, therefore, original Clause 6 stands part of the Bill. Amendment in Clause 7 of the Bill: Madam Uzma Khan, MPA, lapsed, therefore, Clause 7 stands part of the Bill. Second amendment in Clause 7 of the Bill: Syed Jaffar Shah, MPA, lapsed, therefore, original Clause 7 stands part of the Bill. Long Title and Preamable also stand part of the Bill. Aurangzeb Nalotha, lapsed.

ترمیمی مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخواز کواۃ و عشر مجریہ 2014)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Auqaf, Arif Yousaf Sahib.

<u>Parliamentry Secretary for Law</u>: Thank you, Sir. I, on behalf of the Minister for Auqaf, Hajj, Religious and Minorrities Affairs, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No. 11 and 12: Honorable Minister for Law.

<u>Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law)</u>: Mr. Speaker Sir. I, on behalf of the honorable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Senior Citizens Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House that (Interruption) Ji Ji, Madam Mehar Taj Roghani.

<u>Special Assistant for Social Welfare:</u> Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the Chief Minister, I want to place this Bill, the Senior Citizen Bill along with the two amendments; one amendment is proposed by Sardar Aurangzeb Sahib and the second is by Syed Jaffar Shah, and both amendments are very good and it should be like we agree, the department agrees to that and the (House) should pass it. And I will really present it too from the Senior Citizen Organization and approve it from other non governmental organization preferably working for senior citizen, nominative by the Government. They just wanted the last sentence should be changed that is: that it should be by either the Chief Secretary or nominative by Chief Secretary. So the department agrees to that and the Bill should be passed.

<u>جناب سپیکر</u>: امتیاز صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں جو میڈم نے کہا۔۔۔۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون)</u>: ٹھیک ہے جی، Oppose نہیں کرتے ہیں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: Oppose نہیں کرتے لیکن موؤرا بھی نہیں ہے یا تو اس کو میں پینڈنگ رکھوں جی۔

<u>معاون خصوصی برائے سماجی بہبود</u>: جناب سپیکر! If the Department agrees اور وہ بھی Oppose نہیں کرتا تو پھر اس میں کیا ہے، It should be passed۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، یاتو پھر ہم یہ کریں گے کہ ڈیفر کریں گے یا ہم کل اس کو لے لیں گے کیونکہ موؤر نہیں ہے تو پھر وہ Legally نہیں ہو سکے گا، تو پھر اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔ اگر آپ چاہتی ہیں تو پھر ہم۔۔۔۔۔

Special Assistant for Social Welfare: No, sorry what I am saying, the department agreed to that Mr. Speaker! If department is agree---

جناب سپیکر: نہیں، وہ آپ Agree کرتی ہیں لیکن جس نے امنڈ منٹس لائی ہیں وہ Available نہیں ہیں، موؤرز نہیں ہیں، جب موؤرز نہیں ہیں، وہ اپنے۔۔۔۔۔

Special Assistant for Social Welfare: I don't know.

جناب سپیکر: اس کو میں، اس کو پینڈنگ کرتے ہیں، اس کو پینڈنگ کرتے ہیں۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات کی رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No 13: Janab Qurban Ali Khan Sahib, member Standing Committee No. 18 on Local Government, to please move for, Qurban Khan.

Mr. Qurban Ali Khan: On behalf of Chairman Standing Committee No 18, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 18 on Local Government and Rural Development Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in period may be granted to the honorable Chairman of the Standing Committee No. 18 on local Government, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The extension period is granted. Item No 14: Janab Qurban ali Khan Sahib.

مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Qurban Ali Khan: On behalf of the Chairman, Standing Committee No. 18, I big to present the report of the Standing Committee No. 18 on Local Government and Rural Development Department in the House.

Mr. Speaker: It stands presented. Honorable Minister for Finance, Item No 15, honorable Minister for Finance.

خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 2012-13 کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں اس معزز ایوان میں آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی 2012-13 کی درج ذیل رپورٹ غور کیلئے پیش کرتا ہوں:

1- Audit Report on Accounts of Khyber Pakhtunkhwa
2- Appropriation Accounts
3- Financial Statement
4- Audit Report on Revenue receipts
5- Audit Report on Public Sector Enterprises

Mr. Speaker: They stand laid. Honorable Minister for Finance, item No. 16, item No 16.

خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

وزیر خزانہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان میں آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی ان رپورٹس کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالہ کرنے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the following reports of the Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Account Committee:

1- Audit Report on Accounts of Khyber Pakhtunkhwa
2- Appropriation Accounts
3- Financial Statement
4- Audit Report on Revenue receipts
5- Audit Report on Public Sector Enterprises.

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The reports are referred to the Public Account Committee. Item No. 17: Honorable Mufti Said

Janan, MPA, to please start discussion on your Question No. 1870. Not present, it lapses.

اجلاس کو مورخہ 14-11-2014 بروز جمعہ سہ پہر دو بجے تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ کل کیلئے جو ایجنڈا ایشو ہوا ہے، اسے جمعہ کے دن لیا جائے گا۔

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 14 نومبر 2014ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)